40251 ـ جب کسی عورت سے شادی کر لی جائے تو وہ عورت اس شخص کے باپ پر ابدی حرام ہو جاتی ہے

سوال

کیا فوت شدہ بیٹے کی بیوی جس سے دخول اور رخصتی نہ ہوئی تھی ابدی حرام عورتوں میں شامل ہوتی ہے، یا کہ وقتی طور پر حرام ہو گی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب کوئی شخص کسی عورت سے شادی کر لے تو یہ عورت صرف عقد نکاح سے ہی اس شخص کے والد پر حرام ہو جائیگی، چاہے رخصتی اور دخول نہ بھی ہوا ہو، اور چاہے بیٹا فوت ہو جائے یا اسے طلاق دے دے.

اللہ سبحانہ و تعالی نے محرم عورتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

اور تمہارے صلبی بیٹوں کی بیویاں النساء (23).

اور حليلة الابن بیٹے کی بیوی کو کہا جاتا ہے، اسے یہی نام دیا گیا ہے کیونکہ وہ اس کے لیے حلال ہوتی ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب کوئی شخص کسی عورت سے عقد نکاح کر لے تو وہ عورت صرف عقد نکاح کی بنا پر اس شخص کے والد کے لیے حرام ہو جائیگی، کیوکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تمہارے صلبی بیٹوں کی بیویاں النساء (23).

اور یہ عورت اس کے بیٹے کی بیوی میں شامل ہوتی ہے.... الحمد للہ اس میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا " اھ کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (9 / 524).

اور " احکام القرآن " میں ابن العربی کہتے ہیں:

" ہر وہ شرمگاہ جو بیٹے کے لیے حلال ہوئی وہ ہمیشہ کے لیے والد پر حرام ہو جائیگی " اھـ

اور کتاب الام میں امام شافعی کہتے ہیں:

" اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تمہارے صلبی بیٹوں کی بیویاں .

چنانچہ جس عورت سے بھی آدمی نے نکاح کر لیا تو وہ عورت اس شخص کے باپ پر حرام ہو جائیگی، چاہے بیٹے نے اس سے دخول کیا ہو یا دخول نہ کیا ہو.

اور اسی طرح اس شخص والد اور والدہ کی جانب سے سب آباء و اجداد پر حرام ہو جائیگی، کیونکہ ابوہ یعنی باپ ہونا ان سب کو اکٹھا کرتا ہے " اھـ

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر بیٹے نے کسی عورت سے نکاح کیا اور دخول کیے بغیر اسے طلاق دے تو تو کیا باپ اس سے شادی کر سکتا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" جب بیٹا کسی عورت سے عقد نکاح کر لے تو وہ عورت اس کے آباء و اجداد پر ابدی حرام ہو جاتی ہے چاہے وہ نسبی ہوں یا رضاعت سے، اور اگرچہ دخول اور خلوت نہ بھی ہوئی ہو اس کی دلیل محرم عورتوں کے بارہ میں اللہ عزوجل کا عمومی فرمان ہے جس میں ارشاد باری تعالی ہے:

اور تمہارے صلبی بیٹوں کی بیویاں . اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (18 / 209).

اور کمیٹی سے درج ذیل سوال بھی کیا گیا:

آپ ایسے شخص کے متعلق کیا کہتے ہیں جس نے ایك عورت سے شادی کی اور اسے طلاق دے دی اور اس کی عدت بھی ختم ہو گئی، کیا یہ عورت اس شخص کے نانے یا دادے کے حلال ہو گی اور اگر حرام ہے تو اس کی دلیل کیا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" جس عورت سے نسبی یا رضاعاعت کے بیٹے یا پوتے یا نواسے نے نکاح کیا ہو اس عورت سے اس شخص کے باپ یا دادے اور نانے کا نکاح کرنا جائز نہیں.

اس کی دلیل یہ فرمان باری تعالی ہے:

اور تمہارے سگے اور صلبی بیٹوں کی بیویاں .

اس لیے جب کوئی شخص کسی عورت کو طلاق دے دے یا فوت ہو جائے تو اس کی بیوی سے اس کے دادے یا نانے کے لیے نکاح کرنا حلال نہیں، کیونکہ ماں اور باپ دونوں کی طرف آباء و اجداد اس حکم میں برابر ہیں اور اس کی دلیل مندرجہ بالا آیت کا عموم ہے " اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (18 / 210).

واللہ اعلم .